دل کی چالیس بیماریاں

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

علیہ الرحمۃ اللہ القوی

مُفتی مُحمّد فیض اَحمد اُویسی رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

دل کی چالیس بیماریاں

تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

تقدیم

کسی بھی تہذیب کا مطالعہ کرتے وقت مندرجہ ذیل عناصرِ ترکیبی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

☆ اہلِ تہذیب کے عقائد۔

☆ اہلِ تہذیب کی نظر میں انسان کا مقام۔

☆ اہلِ تہذیب کا اخلاق۔

دنیا میں مختلف تہذیبوں نے جنم لیا اور انسانی معاشرے پر اپنے گہرے اثرات مرتب کئے مگر یہ حقیقت ہے کہ کوئی تہذیب بھی انسان کو معراجِ انسانیت سے آشنا نہ کر سکی۔ اس حقیقت سے ہر وہ منصف مزاج آدمی واقف ہے جس نے مختلف تہذیبوں کا تقابلی تجزیہ کیا ہے۔ الحمدللہ! اسلامی تہذیب نے جو عقائد پیش کئے اور جس طرح انسان کو مقامِ رفیع عطا کیا اور اس کی کامیاب زندگی کے لئے جن اخلاق کو تشکیل دیا وہ کارنامہ اپنی مثال آپ ہے۔ اخلاق کے دو پہلو ہیں اخلاقِ حسنہ اور اخلاقِ شنیعہ۔ اسلامی تہذیب نے اخلاقِ حسنہ کی ترغیب دلائی اور اخلاقِ شنیعہ کی تردید فرمائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخلاقِ حسنہ سے انسانی دل کو صحت نصیب ہوتی ہے جبکہ اخلاقِ شنیعہ اُس کو بیمار کر دیتے ہیں۔

زیرِ نظر مقالہ میں محقق عصر، فیض مجسم حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مفکرِ اسلام حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی صاحب کی تحریک پہ ''دل کی چالیس بیماریاں'' کے عنوان سے اُنہی اخلاق شنیعہ کا ذکر کیا ہے تاکہ ہر بندہ مومن اُن سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کر سکے۔ یاد رہے کہ اگر ہر شخص اپنی جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ روحانی صحت پر بھی کامل توجہ دے اور اخلاقِ شنیعہ کی ان ہولناک بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرے تو معاشرہ بھی صحت مند اقدار کا حامل ہوگا اور تہذیب کو بھی چار چاند لگ جائیں گے۔ مذکورہ صدر ہمارے دونوں بزرگ ملک وملت کے گہرے درد سے لبریز ہیں۔ موجودہ دور کے مذہبی وتہذیبی انحطاط پر ان کی گہری نظر ہے۔ اس لئے ایک نے اس عصری ضرورت کو محسوس فرمایا اور دوسرے نے اس کو عملی جامہ پہنا دیا۔

اس مختصر مگر نہایت اصلاح افروز مقالے کو شائع کرنے کے لئے مکتبہ نقش لاثانی سیالکوٹ نے قدم آگے بڑھایا۔ اس سے پہلے بھی مکتبہ رسول اللہ ﷺ کی نماز، حضور نقش لاثانی کا مذہبی تعامل، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقانیت جیسی مایہ

نازتحریریں شائع کرنے کا شرف حاصل کر چکا ہے۔اس مکتبہ کا روحانی تعلق شہبازِ اوجِ طریقت، تاجدار ملکِ معرفت حضرت الشیخ السید پیر علی حسین شاہ نقش لاثانی علی پوری قدس سرہٗ کے دامنِ محبت سے قائم ہے اور حضرت آسی کا سایہ ہما پایہ ہمیشہ اس کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔مولا کریم ان بزرگوں کے فیض سے اس مکتبہ کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

آمین

غلام مصطفی مجددی شکر گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیاء العلوم اور دیگر تصانیف میں جیسے سیدنا امام غزالی قدس سرہٗ نے دل کے امراض پھر اُن کا علاج جس تفصیل و تحقیق سے بیان فرمایا ہے۔ یہ اُنہی کا حصہ ہے اسلاف صالحین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جنہیں قولاً وفعلاً اور تحریراً موتیوں کی طرح بکھیر دیا تھا۔امام غزالی قدس سرہٗ نے اُنہیں سمیٹ کر اپنی تصانیف میں یکجا فرمادیا۔

اب اُن کے جانشین اپنی کتب میں اُنہیں موقعہ محل پر بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا مجدد بریلوی قدس سرہٗ نے فتاویٰ افریقہ میں اور اُن کے ایک معاصر علامہ مفتی مظہر اللہ دہلوی قدس سرہٗ نے اُنہیں اپنے رسالہ مظہر الاخلاق میں بیان فرمایا وہ دل کی بیماریاں یہ ہیں۔

دل کی چالیس بیماریاں

☆ اعتقادِ کفر وبدعت

کافر رہنا یا ایسی چیز کا اعتقاد رکھنا جو کفر ہے اور ان چیزوں کو اچھا یا بُرا کہنا جس کی ادلہ اربعہ میں کوئی اصل نہ ہو۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جس چیز کی ممانعت ان دلائل سے ثابت نہ ہوگی۔ وہ مباح ہوگی اس کو گاہے گاہے کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

لیکن اس کا اس طرح رواج دینا کہ یہ معلوم ہو کہ یہ بھی دین میں داخل ہے نری بدعت ہے ہاں اگر وہ فی نفسہ عمدہ ہے اور اس پر مستند علماء اور اولیاء اللہ کا عمل رہا ہے تو اس کا کر لینا مستحب ہے لیکن اگر علماء مستدین نے اس کا انکار کیا ہے تو اس میں سکوت بہتر ہے۔ نہ اس کے کرنے والے کو بدعتی کہو اور نہ اس کے منکر کو ملامت کرو، ادب کی راہ چلو۔ طریقہ اہلِ

سنت یہ ہے کہ ادلہ اربعہ سے ہر چیز جس طرح ثابت ہے اُس کو اسی طرح تسلیم کرنا چاہیے۔

☆ حب مدح و خوفِ ذم

یہ چاہنا کہ لوگ اچھا کہیں بُرا نہ کہیں۔ پس اُن کے اچھا بُرا کہنے کو برابر سمجھو کیونکہ یہ فائدہ اور ضرر دینے والی چیز نہیں اور بالکل نڈر ہو کر اہلِ سنت کے طریقہ پر چلو۔

☆ اتباع ھوا

شریعت کے خلاف خواہش نفس کے تابع ہونا۔ پس جو چیز حرام ہے اُس میں تاویل نہ کرو اُس کے بارے میں قرآن پاک نے فرمایا:

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

ترجمہ: بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرایا، اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مُہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔

(پارہ ۲۵، سورۃ الجاثیہ، ایت ۲۳)

اس قرآنی حکم سے ہی اُس کی مذمت پوری طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔

☆ حب دنیا

جس چیز کا آخرت میں ثمر نہ نکلے اُس کو چاہنا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت۔

پس اکثر موت کو یاد کرو اور اللہ سے لو لگاؤ، دنیا کو فنا ہونے والی سمجھو۔ قرآن پاک نے فرمایا:

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

ترجمہ: اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔ (پارہ ۲۷، سورۃ الحدید، آیت ۲۰)

اور کہیں فرمایا

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ

ترجمہ: دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔ (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۷۷)

لہٰذا اس سودائے فریب اور متاعِ قلیل سے محبت نا عاقبت اندیشی کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔

☆ تکبر

اپنے آپ کو دوسرے سے اچھا سمجھنا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

(ا) جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(ب) جو شخص تکبر کرتا ہے اُس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے نزدیک سُور اور بندر سے بھی زیادہ ذلیل کر دیتا ہے۔ دیکھو تکبر کی وجہ سے شیطان کا کیا حشر ہوا۔ پس ہر ایک کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آؤ۔

☆ عجب

خود کو اپنے کمال کی وجہ سے اچھا سمجھنا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بُری خواہشات اور بخل سے بھی زیادہ بدتر چیز ہے۔ پس اپنی صفات کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھو اور اُس سے ڈرتے رہو کہ وہ چھین نہ لے۔

☆ ریاء

لوگوں کو دکھلانے کے واسطے نیک کام کرنا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھوڑی ریا بھی شرک ہے پس جاہ کی محبت اور عجب نکال ڈالو۔ ریا سے امن پاؤ گے اور اگر اس سے نہ بچ سکو تو اس خیال سے اعمالِ صالحہ ترک نہیں کرو کہ ریا مشرک بنانے والی ہے کئے جاؤ کچھ روز یہ بات رہے گی پھر عادت سی ہو جائے گی۔ پھر عادت سے عبادت اور ان شاء اللہ پھر اس میں اخلاص بھی آ ہی جائے گا۔

☆ غرور

شیطان فریب کی وجہ سے نفسانی خواہش پر مطمئن ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ

ترجمہ: تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر دھوکہ نہ دے وہ بڑا فریبی (شیطان)۔

(پارہ ۲۱، سورۃ لقمان، ۱، آیت ۳۳)

شیطان کی مذمت بعینہٖ جہالت کی مذمت ہے کیونکہ جہالت سے یہ پیدا ہوتا ہے پس اپنے اقوال و افعال کو قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین کے تابع کرو۔

☆ حُبِ جاہ

یہ چاہنا کہ لوگ ہم کو بڑا سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

ترجمہ: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد، اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔ (پارہ۲۰، سورۃ القصص، ایت ۸۳)

اپنی حقیقت پر تو غور کرو اور کسی صفت کمالیہ کی وجہ سے کسی نے تمہاری عزت بھی کی تو وہ عزت اس کمال کی ہوئی نہ تمہاری ہوئی پس وہ صفت اپنی عزت چاہے یا نہ چاہے تم کون؟ تم خود کو حقیر سمجھتے رہو اور جہاں تک ہو سکے اپنی شہرت نہ چاہو اور تواضع سے پیش آ ؤ اسی میں بہتری ہے۔

☆ حرص

یہ کوشش کرنا کہ ہمارے پاس مال زیادہ جمع ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تم ہرگز اس طرف نظریں نہ لگانا جس سے بعض گروہ کفار کو نفع حاصل ہوا ہے ہم نے آرائش کے ساتھ دنیا کی زندگانی رکھی ہے۔

وَ ذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

ترجمہ: اور چھوڑ دے ان کو جنہوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنا لیا اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا۔

(پارہ۷، سورۃ الانعام، ایت۷۰)

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ

ترجمہ: تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے۔ (پارہ۱۰، سورۃ التوبۃ، ایت۵۵)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

ترجمہ: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل

کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔ (پارہ ۱۵، سورۃ الکھف، آیت ۲۸)

وَ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى

ترجمہ: اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے۔ (پارہ ۱۶، سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۳۱)

پس حرص نہ کرو حریص ہمیشہ ذلیل رہتا ہے اور جس قدر ہوتا ہے وہ بھی کھو بیٹھتا ہے اور اس کی وجہ سے بڑے بڑے عیوب پیدا ہو جاتے ہیں۔

اگر آمدنی سے زیادہ خرچ ہو تو خرچ گھٹاؤ ورنہ پھر جس قدر خرچ ہے اسی قدر کماؤ باقی وقت عبادت میں صرف کرو۔

☆ کینہ

کسی کی طرف سے دل میں بُرائی رکھنا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

آپس میں بغض نہ رکھو۔ پس باہمی میل جول نہ بڑھاؤ اور یہ بھی فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور دونوں میں بہتر ہے جو صلح میں پہل کرے۔

☆ غصہ

اپنے خلاف بات معلوم کرنے کی وجہ سے خون کا جوش مارنا اور آپے سے باہر ہو جانا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرو اگر غصہ آجائے تو تعوذ (اعوذ باللّٰہِ من الشیطان الرجیم) پڑھ لو، کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اور جب بھی نہ جائے تو ٹھنڈے پانی سے وضو کر لو۔

☆ حسد

کسی کے اچھے حال کا زوال چاہنا۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں حسد نہ کرو بہتر ہے کہ حاسد سے محبت سے پیش آؤ اگر تکلیف ہی سہی وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور اس طرح حسد دور ہو جائے گا ورنہ پھر حسد نہ پنپنے دے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ حسد نیکی کو اس

طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

شیطان کے دل میں سب سے پہلے حسد پیدا ہوا تھا۔ جس نے بعد میں دوسری بیماریوں کی شکل اختیار کرلی اور اُسے خدا کی بارگاہ سے ہمیشہ کے لئے دور کردیا۔

☆ بخل

جہاں خرچ کرنا چاہیے وہاں خرچ کرنے میں تنگ دلی کرنا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخیل اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور دوزخ سے نزدیک ہے۔

پس اس صفت کو نکالو اور اکثر خدا کی راہ میں خرچ کرو کہ یہ بہت جگہ کام آئے گا اگر یہ نہ ہوسکے تو کسی حاجت مند کو قرض دیا کرو اس سے تمہارا مال بھی قائم رہے گا اور خرچ کرنے سے دوگنا ثواب مل جائے گا۔

☆ غیبت

کسی کی پیٹھ پیچھے اُس کی ایسی باتیں کرنا اگر وہ سُنے تو بُرا مانے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۲)

پس جس کی غیبت کرو اُس سے معاف کرالیا ورنہ اُس کے اور اپنے لئے استغفار کرتے رہو۔ یہ خیال کرو کہ ہم تو وہ کہہ رہے ہیں جو اُس میں موجود ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہی غیبت ہے اور وہ بات جو اُس میں نہ ہو بیان کرنا، بہتان ہے اور یہ اُس سے بڑھ کر گناہ ہے۔ ہاں ظالم اور بدعقیدہ لوگوں کا اس لئے عیب بیان کرنا کہ لوگ اس سے بچیں درست ہے۔

☆ جہل

اپنے دین کی باتوں سے ناواقف رہنا۔

جہل وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے انسان عقل وشعور سے دور ہوجاتا ہے۔ قرآن پاک نے اللہ کے بندوں کی

اہم ترین صفت یہ بیان کی ہے کہ

وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝

ترجمہ : اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔ (پارہ ۱۹، سورۃ الفرقان، آیت ۶۳)

☆ امل

دنیا کی زندگی پر بھروسہ کرنا۔

☆ طمع

دنیا کی لذتوں کا لالچ کرنا۔ اس سے انسان ذلیل ہو جاتا ہے پس عزت و آبرو سے رہو اور طمع نہ کرو۔

☆ شماتت

کسی نیک آدمی پر بلا اور مصیبت آنے سے خوش ہونا۔

☆ عدوات

دنیا کے لئے کسی مسلمان سے دشمنی رکھنا۔

☆ جبن

دین کی باتوں میں نامردی اور سستی سے کام لینا۔

☆ غدر

عہد کر کے توڑ ڈالنا۔

☆ خلفِ وعدہ

وعدہ کر کے خلاف کرنا۔ اگرچہ بچوں کو بہلانے کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ حدیث پاک ہے: اُس کا ایمان نہیں جس کا وعدہ نہیں۔ قرآن پاک نے بھی وعدہ نبھانے کا سختی سے حکم دیا ہے۔

☆ سوءِ ظن

کسی پر بدگمانی کرنا۔ قرآن پاک نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمہ: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو، بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۲)

ایسی ظالم بیماری ہے جو معاشرتی قدروں کو پامال کر دیتی ہے۔

☆ اسراف

جہاں خرچ کرنے کا حکم نہ ہو وہاں خرچ کرنا یا حد سے زیادہ خرچ کرنا۔قرآن پاک نے اسراف کرنے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ

ترجمہ: بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ (پارہ ۱۵،سورۃ الاسراء،ایت ۲۷)

☆ عجلت

بغیر سوچے سمجھے ہر کام میں جلدی کرنا۔یہ شیطانی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

☆ شقاوت

سخت دلی اور بے رحمی سے پیش آنا۔پس مخلوق خدا پر شفقت کرتے رہو ورنہ کوئی پاس بھی پھٹکنے نہ دے گا۔
حدیث پاک ہے: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔مخلوقِ خدا، خدا کا کنبہ ہے۔اس پر رحم کرنا خدا کی رحمت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

☆ کفرانِ نعمت

کسی کی عنایت کا شکر نہ کرنا اس سے آدمی جہاں کا تہاں رہ جاتا ہے۔قرآنِ پاک نے کفرانِ نعمت کی بہت مذمت فرمائی۔فرمایا:

وَلَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ

ترجمہ: اور اگر (تم نعتوں کی) ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔ (پارہ ۱۳،سورۃ ابراھیم،ایت ۷)

اس کے برعکس شکر گزاری اور احسان مندی کو نعمتوں میں اضافے کا باعث ٹھہرایا۔

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا۔

(پارہ ۱۳،سورۃ ابراھیم،ایت ۷)

☆ تعلیق

اپنی تدابیر پر بھروسہ کرنا، خدا پر توکل نہ کرنا۔انسان کیا ہے اس کی تدابیر کیا ہے؟ جب تک خدا کا فضل شاملِ حال نہ ہو ہر تدبیر ناکام ہو جاتی ہے۔قرآن پاک نے فرمایا:

فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ

ترجمہ: تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ٹوٹے والوں میں ہو جاتے۔ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، ایت ۶۴)

معلوم ہوا بھروسہ صرف اُس کے فضل و رحمت پر ہونا چاہیے۔

☆ حب الفسقاء

فاسقوں سے محبت رکھنا۔ پس اللہ کے واسطے اُن سے بغض کئے رکھو۔ فاسقوں کے بارے میں قرآن پاک نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

ترجمہ: بیشک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (پارہ ۲۸، سورۃ المنافقون، ایت ۶)

جن لوگوں کا ہدایت سے رشتہ ٹوٹ چکا ہو اُن سے محبت یقیناً ہدایت سے دور کر دیتی ہے۔

☆ بغض الصلحاء

اچھے لوگوں سے دشمنی رکھنا۔ یہ بلاد کفر تک پہنچا دیتی ہے، یہ انسان کے ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے، جب اچھے لوگوں سے خدا محبت کرتا ہے تو اُن سے بغض رکھ کے خدا سے کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حدیثِ قدسی ہے:

من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب

ترجمہ: جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی میں اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

☆ امن عذاب

اللہ کے عذاب سے نڈر رہنا۔ ایسے شخص سے اللہ کی عبادت نہیں ہو سکتی اور یہ یاد رہے کہ جو انسان خدا کے خوف سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اُس پر دنیا کا خوف مسلط کر دیا جاتا ہے اور یہ بہت بڑا عذاب ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے وہ

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ترجمہ: نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (پارہ ۱۱، سورۃ یونس، آیت ۶۲)

کی عملی تفسیر بن جاتا ہے۔

☆ مداھنت

دین میں سستی کرنا نصیحت سے دم چرانا۔ یاد رہے کہ اس بیماری نے ہمیشہ قوموں کو زوال کے اندھیرے میں

دھکیل دیا ہے۔ ہماری قوم جب اپنے دینی اور ملی کاموں میں جاں توڑ کوششیں کرتی رہی، صحراؤں، سمندروں اور پہاڑوں پر حکمرانی کرتی رہی، قوموں کی تقدیریں بناتی رہی، علاقوں کی قسمت بدلتی رہی جب اس میں بداہنت آ گئی تو اندلس میں (SPAIN) رسوا ہوئی اور کبھی برصغیر (INDO PAK) میں خوار ہوئی۔

☆ اُنس المخلوق

لوگوں کی محبت میں دین کی خبر نہ رکھنا۔ ایسی محبت کام آنے والی نہیں اس سے بچنا لازم ہے۔ مخلوق کی بے جا محبت بہت بڑا حجاب ہے جو انسان کو خالق حقیقی کی بارگاہ سے دور رکھتا ہے۔ قرآن پاک نے فرمایا:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

ترجمہ: اس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے۔ مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(پارہ۱۹، سورۃ الشعرآء، ایت ۸۸،۸۹)

قلب سلیم وہ دل ہے جو خوف خدا عزوجل اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہو۔

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

☆ مکابرہ

حق سمجھتے ہوئے حق سے انکار کرنا اور حق بات نہ ماننا۔ قرآن پاک نے فرمایا:

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ۔ (پارہ۱، سورۃ البقرۃ، ایت ۴۲)

یہ وہی بیماری ہے جس نے بنی اسرائیل کو پورے زمانے میں رسوا کر دیا۔

☆ خفت

چھچھورپن کرنا اس سے آدمی حقیر ہو جاتا ہے۔

☆ صلف

شیخی بگھارنا۔ ایسا انسان ہمیشہ ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتا ہے۔ خود فریبی، خودنمائی اُس کی سیرت کا خاصہ بن جاتی ہے، غرور تکبر اُس کی رگ رگ میں سما جاتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ زمانے کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے گر جاتا ہے۔

☆ نفاق

ظاہر و باطن ایک نہ رکھنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا

ترجمہ: بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں اور تو ہرگز اُن کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔

(پارہ۵، سورۃ النساء، آیت ۱۴۵)

قرآن پاک اور حدیث پاک میں منافقت کی بہت مذمت بیان ہوئی اِسے شدید کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝

ترجمہ: یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر۔ اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(پارہ۶، سورۃ النساء، آیت ۱۵۱)

کی وعید منافق کے لئے ہے اس کو ہی لاشعوری کے عذاب میں مبتلا کیا گیا ہے۔

☆ غباوت

کند ذہنی یہ اکثر گناہوں سے پیدا ہوتی ہے۔

☆ وقاحت

بے حیائی کرنا۔ اسلام نے شرم و حیاء کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔ حدیث پاک ہے کہ ہر نبی نے یہ تعلیم دی جس کے پاس حیاء نہیں وہ جو چاہے کرے۔

☆ حُبِ ریاست

شہرت اور بڑائی کی چاہت پس گمنامی پسند کرو اسی میں بہتری ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حکمرانی کی خواہش نہ کرو۔ اللہ کی طرف سے عطا ہو جائے تو الگ بات ہے پھر اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ ریاست و حکومت کی طلب و محبت سے انسان اس قدر خود غرض ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات خونی رشتوں کو بھی فراموش کر دیتا ہے۔ جیسا کہ تاریخ کے بے شمار واقعات سے ثابت ہے۔ حُبِ ریاست کی بیماری نے بیٹے کو باپ کے سامنے کھڑا کیا۔ باپ نے بیٹے کو موت کے گھاٹ اُتار دیا وغیرہ۔

فقط والسلام

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

☆......☆......☆